



بینکاک میں ساتویں ایشیائی وزرائے توانائی گول میز کانفرنس میں پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر جناب دھرمیندر پردھان کی تقریر کا متن

Posted On: 02 NOV 2017 11:53AM by PIB Delhi

نئی دہلی، 2 نومبر - پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر جناب دھرمیندر پردھان نے تھائی لینڈ کی راجدھانی بینکاک میں ساتویں ایشیائی وزرائے توانائی گول میز کانفرنس میں جو تقریر کی تھی اس کا چیدہ چیدہ اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

پردھان نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا، ”آج کی اس اہم تقریب میں میری شرکت میرے لئے انتہائی باعث افتخار ہے کیونکہ اس میں اہم ایشیائی ملکوں کے وزرائے توانائی شرکت کر رہے ہیں۔ کیونکہ توانائی آج کے تناظر میں انتہائی باعث تشویش مسئلہ ہے۔ ایشیا کے بعض ملک سب سے زیادہ توانائی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ توانائی عمال کرنے والے ملکوں میں شامل ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آئی ای ایف کی جانب سے ایشیائی وزرائے توانائی گول میز کانفرنس کا انعقاد باقاعدگی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ میں نے 2015ء میں منعقد پچھلی ایشیائی وزرائے توانائی گول میز کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ مختلف ملکوں سے آنے والے میرے متعدد خصوصی دوست اس اہم مذاکراتی اجتماع میں شرکت کے لئے موجود ہیں۔ اس طرح کے اجتماعات توانائی کے منظر نامے پر کلیدی مسائل پر علاقائی توجہ مرکوز کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔

میرے خیال سے آئی ای ایف توانائی پر سب سے اہم نمائندہ بین الاقوامی تنظیم ہے کیونکہ اس کی رکنیت تیل اور گیس کی 90 فیصد عالمی فراہمی سے عبارت ہے۔ اس کے 72 ممبران، 6 اعظموں سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے آئی ای ایف تیل پیدا کرنے والے اداروں اور صارفین دونوں کے لئے بہترین عالمی پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا کی واحد تنظیم ہے جس میں کسی بھی ملک کے نمائندے کی شرکت پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ میں نے اس تنظیم کو قریب سے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے، جو تنظیم او پی ای سی، آئی ای اے اور انٹر نیشنل گیس یونین (آئی جی یو) کے ساتھ انجام دیتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کے ممبران میں شامل 28 ایف میں شامل ہیں۔ اس لئے یہ بات اہم ہے آپ میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ آئی ای ایف جی 20 ملکوں کے ساتھ اپنے کاروبار میں سرگرم کردار ادا کرتی ہے۔

جیسا کہ کسی طرح بازار کیا مکمل معیشت میں ہونا چاہئے۔ آج اس میں تیل اور گیس پیدا کرنے والے ملکوں کی بڑی تعداد شامل ہے، جو دنیا کے مختلف خطوں میں واقع ہیں۔ یہ ممالک آزاد بازار کی شرحوں کا تعین کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں تیل اور گیس کی دنیا کے روایتی مرکزی کشش ثقل میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اب او پی ای سی کا کردار قیمتوں کے تعین سے قیمتوں کے استحکام تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ آج دنیا بھر میں اس تبدیلی کو بخوبی محسوس کیا ہے، وہیں یہ مشترکہ مفاد میں ہے کہ ذمہ داری کے ساتھ قیمتوں کو تعین، ڈھانچہ جاتی سے۔ ولایت کی تعمیر اور ایشین پیرمنٹ جیسے نقائص کو حذف کرنے میں کلیدی کردار ادا کریں۔ دوستو

آج جب ہم آئی ای ایف توانائی بازار میں ہونے والی تبدیلیوں پر غور و خوض کر رہے ہیں، میں عالموں کے اس اجتماع سے دل کی گرائیوں سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دیکھا جائے کہ ٹیکنالوجی کے میدان میں جدت طرازیوں اور شراکتداریوں کے شعبے میں ایسا کیا، کیا جائے جس سے کہ مارے اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ پچھلے کچھ برسوں کے دوران چوتھے صنعتی انقلاب کی اصطلاح پر زبردست گفتگو اور مذاکرات ہوتے رہے ہیں۔ ہم سبھی نے پڑھا اور سنا ہے کہ چوتھا صنعتی انقلاب، نظریات، بہترین سوچ اور طبعی، عددی اور حیاتیاتی شعبوں میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے۔ یہ برپا کیا جاسکتا ہے جو ماری طرز زندگی میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کرے گا۔ آج جیسا کہ ہم جانتے ہیں آرٹیفیشیل انٹیلی جنس یعنی مصنوعی سراغ رسانی متعدد امور میں انٹر نیٹ کی شمولیت، مشین لرننگ، تھری ڈی پرنٹنگ، نینو سینسرس، انرجی اسٹوریج، ڈرائیور کے بغیر چلنے والی کاریں جیسی متعدد ایسی ٹیکنالوجیز موجود ہیں جو پوری دنیا کی ازسرنو چہلے۔ یہ کاری کریں گی۔

میں اس بات کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ 21 ویں صدی تک دنیا کی بڑی معیشتوں میں شامل ہندوستان نے تین صنعتی انقلابوں کی برکت سے محروم رہا۔ اس کا سب سے بڑا سبب نوآبادیاتی آمریت اور اس کے مابعد کے اثرات رہے ہیں۔ آج بھی جب ہم چوتھے صنعتی انقلاب کی بات کرتے ہیں تو مارے لئے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ یہ بات دن میں رکھی جائے کہ دنیا کی تقریباً 65 فیصد آبادی یا تقریباً ایک اعشاریہ تین ارب افراد بجلی کی فراہمی سے محروم ہیں۔ جبکہ یہ بات بھی اپنے آپ میں سچائی پر مبنی ہے کہ بجلی کی بڑے پیمانے پر پیداوار نے دوسرے صنعتی انقلاب کو توانائی عطا کی تھی۔ ان تک کہ آج بھی دنیا کے تقریباً 50 فیصد افراد انٹر نیٹ تک رسائی سے محروم ہیں جبکہ انٹر نیٹ تیسرے صنعتی انقلاب کا نتیجہ ہے۔ اس لئے آج جب ہندوستان چوتھے صنعتی انقلاب میں فائدہ اٹھانے کا کردار کر رہا ہے، ترقی پذیر ملکوں کے بیشتر خطوں کی آبادی دوسرے اور تیسرے صنعتی انقلاب کی برکتوں سے محروم ہے۔ میرے خیال سے یہی وہ مقام ہے جب ہم ان مذاکرات کی ازسرنو تعریف اور نوعیت متعین کرنی ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پلیٹ فارم توانائی کی کارکردگی، توانائی کی پائیداری اور توانائی کے تحفظ جیسے امور کے فروغ کے لئے سمتوں کے تعین کے مواقع فراہم کرے گا۔

ہندوستان دس دسمبر 2018ء میں آئی ای ایف وزارتی اجتماعات کی میزبانی کرے گا۔ اس سلسلے میں رکن ممالک سے ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد اب ہم اس اجتماع کے فعال جدول تیار کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں، میں جلد ہی آپ حضرات کو ان اجتماعات کے رسمی دعوت نامے ارسال کروں گا۔ دریں اثنا میں اس موقع پر آپ حضرات کو نئی دہلی میں ہونے والے وزارتی اجتماعات میں شرکت کی دعوت دیتا ہوں۔ میں دہلی میں آپ کا استقبال کروں گا۔

م ن س ش۔ رم
U-5485

